بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث

دھلی

نگران اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

جلد ۷	ماہ مارچ سنہ ۱۹۴۰ء مطابق ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۹ھ	نمبر ۱۱

ایک سچا خواب اور اسکی تعبیر

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اَوَّلُ مَا بُدِئَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْوَحْیِ الرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ فِی النَّوْمِ (بخاری شریف ص ۲ ج ۱) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کا سلسلہ سب سے پہلے سچے خوابوں کی صورت میں شروع ہوا" اسی لئے کہا جاتا ہے کہ پیغمبروں کا خواب بھی درحقیقت اللہ کی طرف سے وحی ہے۔ پس آج میں آپ کے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ایک وحی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جو آپ پر بصورت خواب نازل ہوئی تھی یعنی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ چند نافرمانوں، گنہگاروں، بدکرداروں اور بدعملوں کے انجام کو دکھایا کہ کس طرح ان پر عذاب ہو رہا ہے۔ ذرا اس واقعہ کو غور سے پڑھیئے اور عبرت حاصل کیجئے۔

یہ حدیث بخاری شریف میں بہت تفصیل کے ساتھ مروی ہے، میں آپ کے سامنے اسکا مطلب خیز ترجمہ پیش کر رہا ہوں:۔

حضرت سَمُرَہ بن جُنْدُب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ اکثر صبح کی نماز کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہو کر، فرمایا کرتے کہ آج کی رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ اگر کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو آپ کے سامنے بیان کر دیتا، پھر آپ اس کی تعبیر بتا دیتے۔ ایک روز اسی دستور کے مطابق آپ نے لوگوں سے پوچھا کہ کسی شخص نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ جی نہیں۔ آپ نے فرمایا لیکن میں نے تو آج ایک (عجیب) خواب دیکھا ہے۔

میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھکو جگاکر کہنے لگے کہ چلو۔ میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ کچھ دور جاکر دیکھا کہ ایک[1] آدمی چت لیٹا ہوا ہے اور ایک دوسرا آدمی اس کے سرہانے ایک بھاری سا پتھر لئے ہوئے کھڑا ہے۔ اور جھک جھک کر پتھر سے اس کا سر پھوڑ رہا ہے۔ جب پتھر پھینک کر اس کے سر پر مارتا ہے اور وہ پتھر اس (لیٹے ہوئے آدمی) کے سر سے ٹکرا کر اس کو پھوڑتا ہوا دوسری طرف چلا جاتا ہے، تو پھر وہ مارنیوالا اس پتھر کو اٹھانے کیلئے چلا جاتا ہے۔ لیکن اس کے واپس آنے سے پہلے ہی اس کا ٹوٹا ہوا سر پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ وہ مارنیوالا پھر پہلے کی طرح اس کا سر کچلنا اور پھوڑنا شروع کر دیتا ہے۔ (برابر یوں ہی ہو رہا تھا) میں نے یہ منظر دیکھکر تعجب کیا اور اپنے دونوں ساتھیوں سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا آگے چلو (ابھی نہ پوچھو) خیر ہم تینوں آگے چلے، کچھ دور کے بعد دیکھتا ہوں کہ ایک[2] آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ اور ایک دوسرا آدمی ہاتھ میں لوہے کا ایک بڑا سا آنکڑا (یعنی ایسا لوہا جس کا سرا نوکدار اور ٹیڑھا تھا) لئے ہوئے اس کے پاس ہی کھڑا ہے۔ اور اس بیٹھے ہوئے آدمی کے منہ میں اس لوہے کو ڈالکر اس کا گلپھڑا اور ناک، اور آنکھیں چیرتے ہوئے (گردن کے قریب) گدی تک چیر ڈالتا ہے۔ جب ایک طرف چیر لیتا ہے تو پھر دوسری طرف سے بھی اسی طرح اس کے گلپھڑے، ناک، اور آنکھیں چیرتا ہے۔ جب اس طرف چیرنے لگتا ہے تو دوسری طرف کا بالکل درست ہوکر اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے۔ پھر جب وہ چیر چکتا ہے تو یہ درست ہو جاتا ہے (اسی طرح سے برابر ہو رہا تھا) میں نے پھر اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ انھوں نے کہا آگے چلو (ابھی کچھ نہ پوچھو) ہم اور آگے چلے، تو ایک ایسے گڑھے کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر سے تنگ اور نیچے سے چوڑا تھا۔ اس کے اندر آگ جل رہی تھی۔ اندر سے لوگوں[3] کے چیخنے چلانے، اور رونے پیٹنے کی آواز آئی ہم نے جھانک کر جو دیکھا تو اس میں بہت سے ننگے (برہنہ) مرد اور بہت سی برہنہ (ننگی) عورتیں نظر آئیں۔ ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جب اس گڑھے کی آگ بھڑکتی اور اس کے شعلے اوپر کو اٹھتے تو وہ مرد اور عورتیں بھی اس کی لپٹ کے ساتھ اوپر کو آجاتے اور زور زور سے چیخنے لگتے اور قریب ہو جاتا کہ وہ لوگ گڑھے سے باہر ہو جائیں لیکن وہ آگ پھر دھیمی پڑجاتی اور اس کے ساتھ ہی وہ لوگ بھی نیچے چلے جاتے۔ (اسی طرح سے برابر ہو رہا تھا) میں نے ان کے متعلق بھی اپنے دونوں ساتھیوں سے پوچھا[4] تو یہی جواب دیا کہ آگے چلو۔ جب ہم آگے چلے تو سامنے ایک ندی نظر آئی، اس کا پانی خون کی طرح بالکل سرخ تھا۔ اس میں ایک آدمی تیر رہا تھا۔ اور اس کے کنارے پر ایک دوسرا آدمی بہت سے پتھر لیے ہوئے کھڑا تھا۔ جب وہ تیرنے والا آدمی تیرتے تیرتے کنارے پر آجاتا اور اس ندی سے نکلنا چاہتا، تو وہ دوسرا آدمی جو کنارے پر کھڑا تھا اس زور سے کھینچکر ایک پتھر اس کے منہ پر مارتا کہ پھر وہ ندی میں وہیں پہنچ جاتا جہاں سے تیر کر آیا تھا۔ اسی طرح سے جب وہ تیرنے والا باہر نکلنے کی کوشش کرتا۔ وہ کنارے والا اس کو پتھر مار مار کر اندر ہی کی طرف لوٹا دیتا۔ میں نے پھر اپنے ساتھیوں سے پوچھا یہ کون ہیں، تو انھوں نے پھر وہی جواب دیا کہ آگے چلو۔ جب ہم اور آگے چلے تو ایک[5] نہایت بدشکل، اور خوفناک صورت کا انسان نظر آیا۔ جو آگ جلا رہا تھا اور پھر اس کے چاروں طرف دوڑتا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو انھوں نے پھر کہا کہ آگے چلو! جب ہم اور آگے چلے، تو چلتے چلتے ایک[6] نہایت سرسبز و شاداب، ہرے بھرے باغیچے میں پہنچے جس میں ہر قسم کے خوبصورت پھول کھلے ہوئے تھے۔ اور اس باغ کے بیچ میں ایک بہت بڑا درخت تھا۔ اس درخت کی جڑ میں ایک بزرگ[7] بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے

اردگرد بہت سے چھوٹے چھوٹے بچے بھی تھے۔ بچوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ میں نے کبھی اتنے بچے نہیں دیکھے تھے۔ میں نے اپنے دونوں ساتھیوں سے ان کے متعلق بھی پوچھا کہ یہ کون ہیں، تو انھوں نے پھر وہی جواب دیا کہ ابھی اور آگے چلو۔ جب ہم اور آگے چلے تو چلتے چلتے ایک بہت بڑے باغ میں پہنچے، جو نہایت خوشنما اور خوبصورت تھا۔ میں نے آجتک اتنا بڑا اور اتنا عمدہ باغ کبھی نہیں دیکھا۔ اس باغ کے ایک درخت کی طرف اشارہ کرکے میرے ساتھ کے دونوں آدمیوں نے مجھ سے کہا کہ اس پر چڑھ جاؤ پھر ہم تینوں اس پر چڑھ گئے اور چلتے چلتے ایک شہر میں پہنچے (وہ شہر بھی ایک عجیب شہر تھا، بس اسی سے سمجھ لو کہ) اس کے مکانات سونے اور چاندی کی اینٹوں کے بنے ہوئے تھے۔ جب ہم اس شہر کے دروازے پر پہنچے تو وہ بند تھا۔ ہم نے کھلوایا تو دروازہ کھول دیا گیا۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو اس میں ہم کو ایسے آدمی ملے جن کا آدھا دھڑ تو نہایت خوبصورت تھا، لیکن آدھا دھڑ بہت ہی بدوضع اور بدشکل تھا۔ اور وہیں سامنے ایک چوڑی سی نہر (ندی) بہہ رہی تھی جس کا پانی دودھ کی طرح سفید اور خوش منظر تھا۔ میرے دونوں ساتھیوں نے ان آدمیوں سے کہا کہ جاؤ تم لوگ اس نہر (ندی) میں غوطہ لگاؤ۔ وہ سب لوگ اس میں کود گئے اور نہا کر ہمارے پاس واپس آئے تو اب ان کی وہ بدصورتی بالکل چلی گئی تھی، اور ان کا تمام جسم نہایت خوبصورت اور خوش وضع ہوگیا تھا۔ پھر یہ دونوں مجھکو ایک مکان میں لے گئے جو بہت خوبصورت تھا۔ میں نے اس سے بہتر مکان کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس میں بوڑھے، جوان، عورتیں بچے (سبھی طرح کے لوگ) تھے۔ پھر وہاں سے نکالکر یہ دونوں مجھکو ایک درخت پر چڑھا لے گئے، اور چلتے چلتے ایک ایسے مکان میں لے گئے جو پہلے مکان سے بھی زیادہ بہتر ین اور آراستہ وپیراستہ تھا۔ اس میں بوڑھے اور جوان (دو طرح کے لوگ) تھے۔ یہ تمام مناظر دیکھنے کے بعد میں نے ان سے پھر کہا کہ یہ تمام عجائبات جو آپ نے مجھے دکھائے ہیں، آخر کچھ ان کی حقیقت تو بیان کیجئے۔ ان دونوں نے کہا کہ ہاں اب ہم ان کی حقیقت آپ پر کھول دیتے ہیں۔

سنئے! سب سے پہلا وہ شخص جس کے پاس سے آپ گذرے تھے، اور اس کا سر پتھر سے کچلا اور پھوڑا جا رہا تھا، یہ وہ بدنصیب شخص ہے جس نے قرآن مجید سیکھکر اس کو چھوڑ دیا تھا۔ فرض نمازوں کے ادا کرنے میں غفلت کرتا تھا۔ رات کو بے فکر سوتا تھا اور دن میں بھی اپنے دنیاوی ہی کام کاج میں مشغول رہتا تھا یعنی دن اور رات میں کسی وقت بھی قرآن مجید پر عمل کرنے کا خیال نہیں پیدا ہوتا تھا۔ پس اب اس غفلت کا نتیجہ یہ ہے کہ قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہیگی۔ اس کے بعد وہ جو دوسرا شخص تھا جس کے کلّا پھڑے ناک، اور آنکھیں گدی تک چیری جارہی تھیں، یہ وہ جھوٹا شخص ہے جو جھوٹی خبریں تلاش کر، لوگوں میں بیان کرتا، اور پھر وہ پھیلتے پھیلتے تمام جگہ مشہور ہو جاتی تھیں۔ اب یہی سزا اس کو قیامت تک ملتی رہیگی۔ اس کے بعد گڑھے میں جو برہنہ مرد اور عورتیں آگ میں جلتی ہوئی نظر آئی تھیں، یہ زناکار مرد اور عورتیں ہیں۔ اور وہ جو نہر (ندی) میں تیرتا ہوا دکھائی دیا تھا، اور پتھر سے مارا جا رہا تھا، وہ سود خوار ہیں۔ اور وہ جو بدشکل آدمی آگ جلاتا ہوا، اور پھر اس کے اردگرد دوڑتا ہوا معلوم ہوا تھا، وہ جہنم کے داروغہ تھے جن کا نام مالک ہے۔ اور درخت کے پاس جو بزرگ بیٹھے ہوئے تھے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، اور ان کے قریب جو چھوٹے چھوٹے بچے تھے وہ لوگوں کے وہ بچے تھے جو فطرت (یعنی توحید) پر مرے ہیں۔ اس کے بعد جو باغات اور سونے چاندی کے مکانات نظر